

حضرت میاں سراج احمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

محمد اعجاز مصطفیٰ

۳ ر صفر المظفر ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۶ نومبر ۲۰۱۴ء بروز بدھ بعد نماز عصر مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز، میاں عبدالہادی دین پوری قدس اللہ سرہ کے فرزند و خلیفہ مجاز، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخوآستی و حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کے تلمیذ و شاگرد رشید، سابق وفاقی وزیر مذہبی امور، سابق چیئرمین رویت ہلال کمیٹی، میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم کے شیخ، مربی اور والد بزرگوار سراج السالکین حضرت مولانا سراج احمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ تقریباً ۹۴ برس اس دنیا میں رہ کر عالم جاویدانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ **إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ،** **إِنَّا لِلّٰہِ** ماأخذ ولہ ما أعطى وکل شیء عندہ بأجل مسمی۔

برصغیر میں سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ورود مسعود ہوا، جس کی برکت سے یہاں اسلام کی شمع روشن ہوئی، ان کے بعد مسلم سلاطین اور اولیاء کرام کی محنتوں اور توجہات سے اسلام پھیلا۔ روایت ہے کہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر نوے ہزار انسانوں نے اسلام قبول کیا۔ انہیں بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے والے مریدین و مجازین کے فیوض و برکات سے خانقاہوں کا دائرہ وسیع ہوا۔ ان خانقاہوں میں سے سلسلہ قادریہ ضلع گھوٹکی کی ایک خانقاہ بھر جو ٹڈی شریف ہے، جس کے بانی سید العارفین حافظ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ تھے، جن کا سلسلہ قادریہ بائیس واسطوں سے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے خلفاء میں سے دو خلفاء زیادہ مشہور ہوئے: ۱..... سید تاج محمود امرولی رحمۃ اللہ علیہ، ۲..... حضرت خلیفہ میاں غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ ہر ایک نے بالترتیب خانقاہ امرٹ شریف اور خانقاہ دین پور شریف آباد کی اور سینکڑوں ہزاروں لوگوں نے ان دونوں خانقاہوں سے فیض پایا۔

حضرت خلیفہ میاں غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت میاں عبدالہادی دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک بچہ نے ۱۹۲۱ء میں آنکھ کھولی، جس کا نام آپ کے دادا کی تجویز پر سراج احمد رکھا گیا۔ میاں سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم خانقاہ دین پور شریف میں حاصل کی۔ پھر موضع مسن درخواست میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے اولین شاگردوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ پھر والد گرامی حضرت مولانا میاں عبدالہادی دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے دورہ تفسیر کیا اور ستائیس سال حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر شریعت و طریقت کے علوم پر دسترس حاصل کی اور درجہ کمال پر فائز ہوئے۔

حضرت میاں سراج احمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی مراجعت وطن کے بعد شاگردی اختیار کی اور فلسفہ شاہ ولی اللہ ان سے پڑھا اور ان کی تحریک پر انگریزی تعلیم میں بھی دسترس حاصل کی۔ غرض حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ ایسے ”مشائخ اربعہ“ کی صحبتوں نے آپ کو دینی و دنیوی اور شریعت و طریقت کے علوم کا شناور بنا دیا۔

حضرت میاں سراج احمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کو بیک وقت اپنے والد حضرت مولانا میاں عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت حاصل تھی۔

حضرت میاں سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۰ء میں جمعیت الانصار اور حزب اللہ کے پلیٹ فارم سے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ قیام پاکستان کے بعد سے جمعیت علماء اسلام کے ساتھ وابستہ رہے۔ ایک وقت میں جمعیت علماء اسلام کے امیر مرکز یہ بھی رہے۔ ۱۹۷۷ء میں قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے نیشنل اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا۔ سابق صدر جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں ایم آر ڈی تحریک کی قیادت بھی فرمائی اور یوں پھر حضرت شیخ الہند و حضرت سندھی کی نسبتوں کو بام عروج تک پہنچا دیا۔ تحریک ہائے ختم نبوت میں صرف دعا گو ہی نہیں بلکہ پوری خانقاہ کے متوسلین کو ان تحریکوں کا ہر اول دستہ بنا دیا۔

آپ نے پاکستان پیپلز پارٹی میں بھی شمولیت اختیار کی۔ بے نظیر بھٹو کے پہلے عہد اقتدار میں آپ وزیر اعظم کے مشیر بنے اور وفاقی وزیر کے برابر آپ کو عہدہ دیا گیا۔ وزارت مذہبی امور آپ کے سپرد ہوا۔ اسی طرح رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے۔ غرض دینی و سیاسی اعتبار سے آپ نے قومی سطح پر ملک و قوم کی خدمات سر انجام دیں۔

حضرت میاں سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے والد حضرت میاں عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح جمعیت علماء اسلام و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے اعلیٰ پیار کا ایک مقام حاصل تھا۔ آپ بہت ہی متواضع شخصیت کے

حامل تھے۔ اتنے منکسر المزاج کہ اس وقت ڈھونڈنے سے بھی مثال پیش کرنا ممکن نہ ہو۔ اتنے بڑے عابد اور زاہد انسان تھے کہ دیگر معمولات کے علاوہ نصف صدی سے زائد عرصہ تک آپ کا یومیہ پندرہ پارے قرآن مجید پڑھنا معمول رہا۔ رحیم یار خان میں جب بھی ختم نبوت کانفرنس ہوتی صدارت فرماتے اور پورا وقت سٹیج کو رونق بخشتے۔

راقم الحروف کو جیسے ہی حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے اطلاع دی کہ میاں سراج احمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے اور ان کی نماز جنازہ کل صبح دس بجے طے ہے، تو رات کو ہی کراچی سے حضرت قاضی احسان احمد، بھائی انوار الحسن، بھائی طارق سمیع صاحبان کی معیت میں نماز جنازہ میں شرکت کی غرض سے روانہ ہوئے۔ الحمد للہ! جنازہ میں شرکت نصیب ہو گئی۔

آپ کی نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادہ، مخدوم زادہ حضرت میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ دین پور شریف نے پڑھائی۔ آپ کے جنازہ میں علماء، صلحاء، سیاسی قائدین اور حضرت کے متوسلین کے علاوہ کثیر خلقت موجود تھی۔

ان چند دنوں میں ہمارے اکابر بڑی تیزی سے اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں، یوں لگتا ہے جیسے تینچ کا دھاگہ ٹوٹ گیا ہو اور تینچ کے دانے مسلسل گر رہے ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم جیسے ضعیف پر رحم و کرم کا معاملہ فرمائے، ان اکابر کے جانے سے ہمیں ان کی برکتوں اور فیوضات سے محروم نہ فرمائے اور نہ ہی کسی فتنہ و آزمائش میں مبتلا فرمائے۔

ادارہ ”بینات“ حضرت کے پیسماندگان، مسترشدین اور اعزہ و اقرباء سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی جملہ حسنات کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

